سوال

(22) حدیث : ((ستفترق أمتی علی ثلاث وسبعین فرقة)) کی صحت :

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث : ((ستفترق أمتی علی ثلاث وسبعین فرقة)) درجاتِ احادیث میں کونسا درجہ رکھتی ہے؟ یہ حدیث موضوع ہے؟ ((مَا أنا علیه وأصحابی)) اسی کا ٹکڑا ہے یا کہیں دوسری جگہ میں آیا ہے؟ مولوی شبلی نے ''سیرة النعمان'' میں اس کو موضوع لکھا ہے۔ [1] کیا یہ بالکل صحیح ہے؟ بینوا توجروا۔

---

[1] سیرة النعمان از مولانا شبلی نعمانی (ص : ۱۳۲) مفید عام، آگرہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث : ((ستفترق أمتی علی ثلاث وسبعین فرقة)) کو ترمذی نے اپنی سنن کی کتاب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ و عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مع سند روایت کیا ہے۔[1]

اول حدیث کی نسبت یہ عبارت تحریر فرمائی ہے : ''حدیث أبی هریرة حسن صحیح'' اور ثانی کی نسبت یہ لکھا ہے : ''هذا حدیث حسن غریب''

ثانی کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہیں، جو کسی قدر ضعیف ہیں، لیکن نہ اس وجہ سے کہ فاقد صلاح و تقویٰ کے تھے، بلکہ ان کے ضعف کی اور وجہ ہے، جس سے ان کی حدیث درجہ حسن سے نازل نہیں ہو سکتی، 2 لہٰذا ترمذی نے اس حدیث کی تحسین کی اور فی الواقع ترمذی کی یہ تحسین قابلِ تحسین ہے۔ اول کی سند ہر طرح درست ہے۔ کہیں اُس میں کوئی کھونٹ نہیں ہے، [2] لہٰذا ترمذی نے اس کی تصحیح کی اور اس تصحیح میں بھی ترمذی حق بجانب ہیں۔ ترمذی رحمہ اللہ نے اس طرف بھی اشارہ کر دیا ہے کہ اس مضمون کی حدیث اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے، چنانچہ فرمایا : "وفی الباب عن سعد وعوف بن مالک" مجھ کو ائمہ حدیث میں سے باوجود تفحص اب تک کوئی ایسا نہیں ملا، جس نے اس حدیث کی تضعیف کی ہو، فضلاً عن نسبة الوضع إلیه۔ [چہ جائے کہ اس کی طرف وضع کی نسبت کی ہو]

((مَا أنا علیه وأصحابی)) [جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں] ثانی حدیث کا ٹکڑا ہے۔ [3] ہاں ایک حدیث اور ہے، جس کو عقیلی اور دارقطنی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

ہے، وہ یہ ہے :

((تفترق أمتي علی سبعین أو إحدی و سبعین فرقة۔ ۔ الحدیث))[1] [میری امت ستر یا اکہتر فرقوں میں بٹ جائے گی] یا ((تفترق أمتي علی بضع و سبعین فرقة۔ ۔ ۔ الحدیث))[2] [میری امت ستر سے کچھ اوپر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی]

اس حدیث کو ضرور ائمہ حدیث نے ضعیف یا بے اصل یا موضوع قرار دیا ہے۔ اس کی زیادہ تفصیل "اللآلئ المصنوعة" (ص: ۱۸۸) و دیگر کتبِ موضوعات میں ملے گی۔ شاید مولف ''سیرۃ النعمان '' کو ایک حدیث کا دوسری حدیث سے اشتباہ ہو گیا ہو، جو ایک صحیح حدیث کو موضوع کہہ دینے کا سبب ہو گیا اور یہ کچھ عجیب بات نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 75

محدث فتویٰ

---

[1] الضعفاء للعقیلي (۴/ ۲۰۱) لسان المیزان (۶/ ۵۶)

[2] الضعفاء للعقیلي (۴/ ۲۰۱) تفصیل کے لیے دیکھیں: السلسلة الضعیفة، رقم الحدیث (۱۰۳۵)

[3] سنن الترمذي، رقم الحدیث (۲۶۴۰، ۲۶۴۱)

[2] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ضعیف في حفظه، وکان رجلا صالحاً" (تقریب التھذیب، ص: ۳۴۰)

[3] سنن الترمذي، رقم الحدیث (۲۶۴۱)